ابوسعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریربابت اخلاقیات
وقت5-7منٹ

چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا ادب

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

وَاخۡفِضۡ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ (الشعراء:216)

یعنی اپنے پَر مؤمنوں میں سے اُن کے لئے جو تیری پیروی کرتے ہیں، جُھکادے۔

وہ رحمتِ عالَم آتا ہے تیرا حامی ہو جاتا ہے
تُو بھی انساں کہلاتی ہے سب حق تیرے دلواتا ہے

معزز سامعین! آج میری تقریر کا عنوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد مبارک ہے۔ جو یہ ہے کہ "لَیۡسَ مِنَّا مَنۡ لَّمۡ یَرۡحَمۡ صَغِیۡرَنَا وَیَعۡرِفۡ حَقَّ کَبِیۡرِنَا"

(الادب المفرد للبخاری باب رحمۃ الصغیر)

کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو چھوٹوں سے رحم کا سلوک نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کے حقوق کا پاس نہیں کرتا۔

اِس حدیث میں باہمی تعلقات کا ایک لطیف گُر بیان فرمایا گیا ہے۔ یعنی بڑے چھوٹوں پر رحم کریں اور چھوٹے بڑوں کا ادب کریں اور اُن کے حقوق کا خیال رکھیں۔

"چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا ادب" اُن اخلاقِ فاضلہ میں سے ایک ہے جو معاشرہ میں بمنزلہ روح کے ہیں۔ اِس سے معاشرہ میں احترام، محبت اور اعتماد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

"چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا ادب" اُن صفاتِ حسنہ میں سے ہے جو انسان کے کردار کی عظمت کی نشاندہی کرتی ہیں۔

دنیا کے مختلف معاشروں میں بالعموم بڑوں کا ادب، بڑوں کو عزت و احترام دینے کا سبق ملتا ہے۔ لیکن اسلام ہر دو کی عزت واحترام کو یکساں نظر نہ صرف دیکھتا ہے بلکہ سبق بھی دیتا ہے اور عمل نہ کرنے والوں کو تنبیہ بھی کرتا ہے۔ اور یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ اوپر بیان ہونے والی حدیث میں چھوٹوں کے ساتھ شفقت و محبت سے پیش آنے کا ذکر پہلے کیا اور بڑوں کا احترام کرنے کا بعد میں ذکر ہوا ہے۔ چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا ادب کی نصیحت فرما کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوسائٹی کے مختلف طبقات میں ایک طرف سے شفقت و رحمت اور دوسری طرف سے ادب و احترام کا مضبوط پُل باندھ کر سب کو ایک لڑی میں پرو دیا۔ اس عمل سے جہاں چھوٹوں میں خود اعتادی پیدا ہوتی ہے وہاں تمام چھوٹوں بڑوں کی تربیت کا بھی انتظام ہو جاتا ہے۔ اس خُلق کو اپنانے والا معاشرے میں محترم اور بلند کردار انسان کہلانے کا حق دار ہو جاتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس حدیث میں جو صغیر اور کبیر کا لفظ آتا ہے اس سے عربی محاورہ کے مطابق ہر قسم کے چھوٹے بڑے مراد ہیں۔ خواہ یہ فرق اثر ورسوخ کے لحاظ سے ہو یا افسری ماتحتی کے لحاظ سے ہو یا دولت کے لحاظ سے یا رشتہ کے لحاظ سے ہو یا عمر کے لحاظ سے ہو۔ بہر حال جس جہت سے بھی فرق ہو گا ہر بڑے کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ اپنے سے چھوٹے پر رحم کرے اور ہر چھوٹے کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ اپنے سے بڑے کے ساتھ ادب و احترام سے پیش آئے۔ اور جو ایسا نہیں کرتا اُس کے متعلق ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "لَیۡسَ مِنَّا" وہ ہم میں سے نہیں۔

سامعین! قرآن کریم اور احادیث میں عظمتِ کردار کے اس پہلو پر بڑا زور دیا گیا۔ رضائے الٰہی کی ابدی جنت میں داخل ہونے کے لئے اس خُلق کو شِعار بنانا ضروری ہے۔ ہمارا پیارا دینِ اسلام ایک مکمل ضابطۂِ حیات ہے جس نے مسلمانوں کی زندگی کے تمام شعبوں میں کامل رہنمائی کی ہے۔ اسلام کی اخلاقی تعلیم جیسی کسی اور مذہب کی تعلیم

نہیں۔ اسلامی تعلیم میں حسین اور پُر سکون زندگی گزارنے کے طریقے اور سلیقے بیان فرمائے گئے ہیں تاکہ تمام افراد آرام و سکون کے ساتھ زندگی گزار سکیں۔ اسلامی تعلیمات معاشرے کی اصلاح کی دعوید ار اور معاشرتی بُرائیوں کا قلع قمع کرتی ہیں۔

اسلام میں جس طرح عبادات اور معاملات کو بنیادی اہمیت حاصل ہے اسی طرح یہ حسنِ اخلاق، تعمیر شخصیت اور کردار سازی کو بھی اہمیت دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انسانیت پر احسانِ عظیم ہے کہ آپ کو جو پاک اور کامل تعلیم عطا کی گئی آپؐ نے اِس تعلیم پر خود عمل کر کے لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے کامل نمونہ دکھایا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ (احزاب:22)

کہ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا "چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا ادب" کرنے کے بارہ میں اُمت کو نصائح فرمائیں اور اپنے عمل سے عمدہ نمونہ دیا۔ حضرت ابو طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپؐ گوشت تقسیم فرمارہے تھے۔ اس دوران ایک عورت آئی۔ یہاں تک کہ حضورؐ کے قریب آگئی تو حضورؐ نے اُس کے لئے اپنی چادر بچھادی اور وہ اس پر بیٹھ گئی۔ مَیں نے لوگوں سے پوچھا یہ خاتون کون ہے؟۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضورؐ کی رضاعی والدہ ہیں۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی برالوالدین)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حُسنِ سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تیری ماں۔ اُس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا: تیری ماں۔ اُس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا: تیری ماں۔ اُس نے (چوتھی بار) پھر پوچھا، پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا: تیرا باپ۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب من احق الناس بحسن الصحبة)

سامعین! ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ ُللعالمین تمام جہانوں کے لئے سراپا رحمت و شفقت تھے۔ آپ کے بابرکت وجود سے جہاں اوروں نے پیار و محبت کا فیض پایا وہاں بچوں نے بھی اِس سے خوب خوب حصہ لیا۔ احادیث میں ان پیارے لمحات کا بہت سی روایات میں ذکر ملتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی بھی پہلا پھل آتا تو پھلوں میں برکت کے لئے دعا کرتے اور پھر وہ پھل مجلس میں موجود سب سے چھوٹے بچہ کو عطا فرماتے۔

(صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینة)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کی تربیت کی خاطر ان سے گھل مل کر بھی رہتے، انہیں اپنا دوست بناتے اور اُن کی دلچسپی کے لئے اُن کے دوڑ کے مقابلے بھی کرواتے اور دوڑ میں سب سے پہلے واپس آنے والے کو انعام سے نوازتے۔ جب بچے دوڑ کر واپس آپؐ تک پہنچتے تو کوئی آپؐ کی پیٹھ پر چڑھتا تو کوئی سینہ پر۔ آپؐ اُن کی دلجوئی اور تربیت کے لئے اُن کو چومتے اور اپنے ساتھ چمٹالیتے تھے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد اول صفحہ 214 بیروت)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر یہ بات تھی کہ یہی بچے کل کے معمار ہیں اور انہوں نے ہی مستقبل کی باگ ڈور سنبھال کر اور دین کے معلم بن کر دنیا میں نورِ مصطفویؐ کو پھیلانے کا باعث بننا ہے۔ آپؐ نماز پڑھاتے ہوئے بچہ کے رونے کی آواز سن کر صرف اس لئے نماز مختصر کر دیتے کہ بچہ اور ماں کو تکلیف سے بچایا جاسکے حالانکہ آپؐ کی اپنی کیفیت آپؐ کے اِن الفاظ سے ظاہر ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اس حال میں بھی نماز پڑھتے کہ آپ نے اپنی نواسی امامہ کو اٹھایا ہوتا۔ جب سجدہ کرنے لگتے تو اُسے بٹھادیتے اور جب آپؐ قیام کرنے لگتے تو اُسے اٹھالیتے۔

(بخاری کتاب الصلاۃ باب اذا حمل جاریۃ صغیرۃ علی عنقه فی الصلاۃ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بچوں سے ملتے تو انہیں سلام کرتے، پیار سے گود میں اٹھاتے، ان کا دل بہلاتے، حالانکہ اُس وقت کے جاہل عربوں کے نزدیک یہ امر وقار کے خلاف تھا، آپؐ سفر میں ہوتے تو چھوٹے بچوں کو اپنے ساتھ باری باری سوار کرتے۔ آقائے دوجہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب باغِ احمد کے نونہالوں پر اپنا پیار نچھاور کرتے تو یہ معصوم بچے خوشی سے پھولے نہ سماتے۔

سامعین! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا یہ حسین پہلو اپنے اندر ایک انقلاب انگیز پیغام رکھتا ہے جو ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرتے ہوئے عربی قصیدہ میں فرماتے ہیں۔

سُجُحٌ کَرِیْمٌ بَاذِلٌ خِلُّ التُّقٰی

خِرْقٌ وَّفَاقَ طَوَاءِفَ الْفِتْیَانِ

آپؐ خوش خُلق، معزز، سخی، تقویٰ کے سچے دوست، فیاض اور جواں مردوں کے گروہوں پر فوقیت رکھنے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"دنیا میں کروڑہا ایسے پاک فطرت گزرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اُس مردِ خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم"

(چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 301)

فرمایا:

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے... اِس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اِس لئے خدا نے جو اِس کے دل کے راز کا واقف تھا اِس کو تمام انبیاء اور تمام اولین اور آخرین پر فضیلت بخشی اور اِس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 118-119)

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ گود میں اپنے کمسن نواسہ کو اٹھایا ہوا تھا۔ اچانک بچے نے پیشاب کر دیا۔ راوی کہتے ہیں ہم لپک کر بچے کی طرف آگے بڑھے تاکہ اُسے اٹھالیں۔ آپؐ نے فرمایا میرے بیٹے کو میرے پاس رہنے دو اور اِسے ڈراؤ نہیں پھر آپؐ نے پانی منگوا کر اس پر بہا دیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 348 دار الفکر بیروت)

بھیج درود اُس محسن پر تُو دِن میں سو سو بار

پاک محمد مصطفی نبیوں کا سردار

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں نواسوں کو اپنی گود میں بٹھالیتے پھر دونوں کو اپنے سینے سے چمٹالیتے اور فرماتے۔

اے اللہ! ان دونوں پر رحم فرمانا۔ مَیں ان دونوں سے شفقت رکھتا ہوں۔

(بخاری کتاب الادب باب وضع الصبی علی الفخذ)

آپؐ کی محبت صرف مخصوص بچوں کے لئے نہیں تھی بلکہ کسی بھی قوم یا مذہب کا بچہ ہوتا آپؐ اِس سے شفقت فرماتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کسی ایک جگہ کے قیدی لائے جاتے تو آپؐ انہیں ایک ہی گھرانے کے سپرد کرتے تاکہ اُن کے بچے اُن سے جدا نہ ہوں۔

آپ جاہلیت کے اُس دَور میں تشریف لائے جب بعض قبائل بچیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے آپؐ نے نہ صرف اس قبیح رسم کو ختم کیا بلکہ بیٹی کی پیدائش کو رحمت قرار دیا۔

وہ رحمتِ عالَم آتا ہے تیرا حامی ہو جاتا ہے
تُو بھی انساں کہلاتی ہے سب حق تیرے دلواتا ہے

آپؐ نے بچوں سے محبت وشفقت کا ایسا سلوک روا رکھا جس کی مثال دنیا کے کسی مذہبی لیڈر، پیشوا یا بادشاہ سے نہیں مل سکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے بچوں سے رحم کا سلوک نہیں کرتا۔"

(الادب المفرد للبخاری باب رحمۃ الصغیر)

پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم باغِ محمدؐ کی معصوم کلیوں کے لئے بھی سراپا شفقت و محبت تھے۔ جہاں آپؐ اُن کے جذبات واحساسات کا خیال رکھتے وہاں بچیاں بھی آپ سے والہانہ عقیدت رکھتیں۔ اس دوطرفہ محبت کا دل موہ لینے والا تاریخی نظارہ اُس وقت نظر آیا جب ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ تشریف لے گئے تو استقبال کرنے والوں میں مسکین بچیاں بھی تھیں جو ایک خاص شان سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق ومحبت میں سرشار ہو کر خوشی سے استقبالیہ گیت گا رہی تھیں۔ پیارے آقا نے یہ محبت بھرا نظارہ دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بچیوں سے پوچھا۔ کیا تم مجھ سے پیار کرتی ہو؟ تو انہوں نے کہا۔ جی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ نے فرمایا۔ مَیں بھی تم سے پیار کرتا ہوں۔

(حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور بچے صفحہ 630)

زہے نصیب اُن بچیوں کے جنہیں دیکھ کر پیمانۂ محبت چھلک اٹھا اور انہیں محبوبِ خدا کا والہانہ پیار نصیب ہوا۔

تجھ سے ہم کتنا پیار کرتے ہیں
تجھ پہ ہم جاں نثار کرتے ہیں
بھیجتے ہیں درود اور سلام
رحمتوں کو شمار کرتے ہیں

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علیؓ کا بوسہ لیا اس وقت آنحضرتؐ کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اُس نے کہا۔ میرے دس بچے ہیں مَیں نے اِن میں سے کسی ایک کو بھی کبھی نہیں چوما۔ اِس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مَن لَّا یَرْحَمْ لَا یُرْحَمْ" جو رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔

(بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد وتقبیلہ ومعانقتہ)

اِسی طرح ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اس کے ساتھ اُس کا ایک چھوٹا بچہ تھا وہ اُسے اپنے ساتھ چمٹانے لگا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس سے رحم کا سلوک کرتا ہے؟ اس پر اُس نے جواب دیا۔ جی حضور!۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تجھ پر اس سے بہت زیادہ رحم کرے گا جتنا تو اس پر کرتا ہے اور وہ خدا ارحم الراحمین ہے۔"

(الادب المفرد للبخاری باب رحمۃ العیال)

بابِ رحمت خود بخود تم پہ وا ہوجائے گا
جب تمہارا قادر مطلق خدا ہوجائے گا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بچوں کو سزا دینے کے سخت مخالف تھے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام میں جب کبھی کسی استاد کے خلاف شکایت آتی کہ اُس نے کسی بچہ کو مارا ہے تو سخت ناپسند فرماتے۔ متواتر ایسے احکام نافذ فرمائے گئے کہ بچوں کو جسمانی سزا نہ دی جاوے۔

(سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانیؓ صفحہ 365)

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بچے بے تکلفی سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے گرد جمع رہتے، آپؑ کی چارپائی پر بیٹھ کر آپؑ کو پائنتی کی طرف دھکیل دیتے اور اپنے بچپنے کی بولی میں مینڈک، کوّے اور چڑیا کی کہانیاں سناتے اور گھنٹوں سناتے چلے جاتے جبکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑے مزے سے سنتے چلے جاتے۔ آپ بچوں کو مارنے اور ڈانٹنے کے سخت مخالف تھے۔ بچے کیسے ہی بسوریں، شوخی کریں، سوال میں تنگ کریں اور بیجا سوال کریں، ایک موہوم اور غیر موجود شئی کے لئے حد سے زیادہ اصرار کریں۔ آپؑ نہ تو کبھی مارتے، نہ جھڑکتے اور نہ ہی کوئی خفگی کا نشان ظاہر کرتے تھے۔

(سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مصنفہ حضرت مولانا عبد الکریم سیالکوٹی صفحہ 35)

حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بچوں کو اساتذہ کی عزت واحترام بھی سکھایا اور اس کو عملاً کر کے دکھایا۔ حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میاں محمود احمد صاحب کو گھر پڑھانا شروع کیا۔ اِس دوران حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر سے چائے اور بسکٹ وغیرہ لے کر خود تشریف لائیں۔ جب آپؓ نے عذر کیا تو فرمایا "استاد کی خدمت ضروری ہوتی ہے اور اِس طرح بچوں کو بھی کچھ سمجھ آتی ہے۔" حتّٰی کہ ایک دن جب میاں صاحب نے بچپن میں اپنے استادِ محترم کی اہلیہ کو ربڑ کے سانپ سے ڈرایا تو آپؓ نے فوراً توجہ دلاتے ہوئے فرمایا: میاں محمود! یہ تمہارے استاد کی بیوی ہیں تم نے یہ کیا کیا۔

(سیرت وسوانح حضرت اماں جان از پروفیسر سیدہ نسیم سعید صفحہ 598 لجنہ اماء اللہ لاہور)

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے اعمال میں جان اور زندگی پیدا ہو، ان میں نور جھلکے اور زینت ظاہر ہو تو ضروری ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات پر جذبہ، محبت و عشق سے عمل پیرا ہو کر اپنی نجات کے سامان کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

پڑ جائے ایسی نیکی کی عادت خدا کرے
سر زد نہ ہو کوئی بھی شرارت خدا کرے

(بتعاون: مکرم حافظ عبد الحمید)

✡✡✡✡